This question paper contains 4+2 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper : **1655**

Unique Paper Code : **214603** **D**

Name of the Paper : **Detail Study of Poet Iqbal**

Name of the Course : **B.A. (Hons) Urdu**

Semester : **VI**

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

نوٹ : صرف پانچ سوالوں کے جواب دیجئے۔ سوال نمبر ۸ اور ۹ لازمی ہیں۔ تمام سوالوں کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ اقبال کی بلندی فکر پر روشنی ڈالئے۔

۲۔ اقبال کی شاعری میں فلسفیانہ عناصر کی نشاندہی کیجئے۔

۳۔ اقبال کی نظم ''شکوہ'' پر اظہارِ خیال کیجئے۔

۴۔ نظم ''نیا شوالہ'' اور ''ترانۂ ہندی'' کی روشنی میں اقبال کی حب الوطنی پر اظہارِ خیال کیجئے۔

P.T.O.

۵۔ نظم ''تصویر درد'' کی روشنی میں اقبال کے پیغام پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ اقبال کی نظموں میں ''فطرت نگاری'' پر روشنی ڈالیے۔

۷۔ ''بانگ درا'' کی روشنی میں اقبال کے فلسفۂ حیات پر اظہارِ خیال کیجئے۔

۸۔ درج ذیل اشعار میں سے کوئی پانچ کی تشریح کیجئے :

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

طرب آشنائے خروش ہو، تو نوا ہے محرمِ گوش ہو

وہ سرود کیا کہ چھپا ہوا ہو سکوت پردۂ ساز میں

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ

کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

دمِ طوف کرمک شمع نے یہ کہا کہ وہ اثر کہن

نہ تری حکایت سوز میں نہ مری حدیث گداز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

نہ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا
جو فغاں دلوں میں تڑپ رہی تھی نوائے زیر لبی رہی

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانہء دل کے مکینوں میں

مانا کہ تری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ مرا انتظار دیکھ

کھولی ہیں شوقِ دید نے آنکھیں تری اگر
ہر رہ گزر میں نقش کف پائے یار دیکھ

درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے :

(الف)

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے ! رہروِ منزل ہی نہیں

تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں

کوئی قابل ہو تو ہم شان نئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں
امتی باعثِ رسوائی پیغمبر ہیں

بت شکن اٹھ گئے باقی جو رہے بت گر ہیں
تھا ابراہیم پدر اور پسر آذر ہیں

بادہ آشام نئے بادہ نیا خم بھی نئے
حرمِ کعبہ نیا بت بھی نئے تم بھی نئے

(ب)

خزینہ ہوں چھپایا مجھ کو مشتِ خاکِ صحرا نے

کسی کو کیا خبر ہے میں کہاں ہوں کس کی دولت ہوں

نظر میری نہیں ممنون سیرِ عرصہء ہستی

میں وہ چھوٹی سی دنیا ہوں کہ آپ اپنی ولایت ہوں

نہ صہبا ہوں نہ ساقی ہوں نہ مستی ہوں نہ پیمانہ

میں اس میخانہء ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

مجھے رازِ دو عالم دل کا آئینہ دکھاتا ہے

وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں

کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے مہربانوں میں

اثر یہ بھی ہے اک میرے جنونِ فتنہ ساماں کا

مرا آئینۂ دل ہے قضا کے رازدانوں میں

رلاتا ہے ترا نظّارہ اے ہندوستاں ! مجھ کو

کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں